ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

جلد ۲ | قادیان دار الامن والامان مؤرخہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۸ء | نمبر ۳۱ جلد ۲

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں۔ جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبے اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں۔ تو بہ کثرت شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے مؤید ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ عہ فی صدی کے حساب سے خرید لیں۔ تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاوے گا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیج دی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آ جایا کریں گے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا۔ بلکہ اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیا کریں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں۔ تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کر دیں گے۔

مینجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

اپنے بھائیوں کیلئے

بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو۔ فوراً واپس کر دو۔ اس سے بڑھ کر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہو گا۔

مندرجہ ذیل اشیاء ہماری معرفت مل سکیں گی

۱۔ زیورات چاندی و سونا۔ ہر قسم صرف ۱۰ر سینکڑہ کمیشن لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازار بند۔ پراندے۔ سیج بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کے۔

ازار بند ۸ر سے لے کر عہ تک
پراندے ۴ر سے لے کر عہ تک
سیج بند عہ سے لے کر عہ تک

۳۔ زیورات میں ڈورے جس قسم کے چاہیں۔ ڈال دیئے جاویں گے۔

۴۔ دریائی کا ہر ایک قسم کا کام۔

۵۔ ہر ایک چیز ساختہ امرتسر جو ہر [illegible] کمیشن لے کر روانہ ہو سکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں۔ اور باہمی فائدہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ مفصل پتہ پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد و اللہ بخش علاقہ بند الکلان احمدیہ ایجنسی کٹرہ باگھ سنگھ ہاتھی دروازہ امرتسر پنجاب

www.aaiil.org

سچائی کا فیصلہ

[illegible] جلیبیاں [illegible]

نوٹ
[illegible] سے ہوگی [illegible]
کمیشن ڈاک ذمہ [illegible] درخواستیں [illegible]
بنام مشتہر مندرجہ ذیل آنی چاہئیں

صحت جسمانی طلب گار [illegible]
اس کو پڑھو اور ایک
دفعہ شربیہ [illegible]
آزماؤ

نوٹ
درخواست کنندہ کو لازم ہے۔ مرض کا مفصل حال بقید عمر تحریر کرے۔ اور اپنا پتہ خوشخط لکھے اور جس اخبار سے اشتہار ملا ہو۔ اس کا حوالہ دے۔ غربا خرچ روانگی درخواست کے ساتھ روانہ کردیں۔

سچے اور جھوٹے کو خود پرکھ لو۔ اگر استعمال حسب ترکیب سے فائدہ نہ ہو تو اپنے ہی بیان حلفی سے قیمت واپس لو۔ یہ کامل ثبوت سچائی کا ہے۔

اکسیر حافظ

فوائد اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ ہر ایک شخص خصوصاً طلبا کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ دو ہفتہ کیواسطے عہ۔ ایک ماہ کیواسطے عا۔ دو ماہ کیواسطے للعہ۔ غریب طلبا کو بتصدیق ہیڈ ماسٹر نصف قیمت

خارش کی حکمی دوائی

تین دفعہ کے لگانے سے فائدہ کلیہ حاصل ہوتا ہے اور ایک ہی دفعہ کے اثر کو تصدیق کرنا پڑتا ہے۔ فی پوڑیہ ۸ر اور مفت تقسیم کرنیوالوں کو ۸ر پوڑیہ عہ۔ اور غربا کو بتصدیق کسی معزز کے فقط خرچ روانگی پر مفت

دوائی ہاضمہ

بدہضمی۔ درد شکم۔ قراقر نفخ۔ امتلا۔ کھٹے ڈکار۔ ضعف معدہ کے دور کرنے اور بھوک لگانیکو مفید قیمت فی ڈبیہ جسمیں آدھ سیر کافی ہے ۸۔ غربا کو بتصدیق کسی معزز کے ۲ر خرچ روانگی پر مفت

دوائی آتشک

یہ عجیب الخواص حکمی دوائی اس شدید مرض کو ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ خوبی یہ کہ منہ نہیں آتا۔ غذا گوشت پلاؤ۔ شراب کے عادی کو اس کی بھی اجازت ہے۔

۷ خوراک عہ ۱۲ر

سرمہ سلیمانی

ایک فقیر صاحب کی ایجاد۔ دھند۔ غبار۔ تاریکی چشم ضعف بصر۔ سرخی۔ پھولا۔ موتیا بند کو اکسیر ہے۔ ۶ ماہ کے استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے اور آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی۔ فی تولہ عہ ۸ر۔ اطبا و دیگر اصحاب سے پہلی دفعہ بغرض تجربہ فی تولہ عہ ر

سفوف مرہم آتشک

اصلاح زخم کیواسطے صرف تین پڑیاں کافی ہیں۔ زخم پہلے دن خشک۔ اور تین دن میں بالکل اچھے ہوتے ہیں۔ فی پوڑیہ ۸ر۔ غربا کو بتصدیق معزز ۲ر خرچ پر مفت

اعجاز مسیحی

اعصاب کی کمزوری اور جملہ نقصانات جو جوانی کی غلط کاریوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے تین دفعہ کے استعمال سے بالکل دور ہو کر نامرد مرد اور مرد جوان مرد ہو جاتا ہے۔ قیمت ہے۔

عصائے پیری

رقت اور جریان کو مفید۔ قوت باہ کے واسطے علاج لاثانی وزریعہ لطف زندگانی۔ تعریفی الفاظ کی ضرورت نہیں۔ تجربہ شاہد کافی ہے۔ قیمت ہے ر

دوائی وجع المفاصل

یہ بے نظیر اور تیر بہدف دوائی ہے۔ سالہا سال کے جکڑے ہوئے اور بے کار شخص صحیح و سالم ہوئے ہیں۔ قیمت صرف عہ

تریاق سوزاک

سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ تین دن میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔ درد اور جلن تو پہلے ہی دن دور ہو جاتا ہے در حقیقت اسم بامسمی ہے۔ ۶ خوراک عا

نسوار

جملہ امراض دماغی کو مفید۔ درد سر۔ شقیقہ۔ سرخی چشم۔ نزلہ زکام۔ چھمرہ کے واسطے دوائی بے نظیر۔ فی پوڑیہ ۸ر۔ غربا کو بتصدیق ۲ر خرچ پر مفت۔

جادو کی گولی

جسم کے کسی حصہ میں بلغمی یا ریحی درد ہو فی الفور ایک گولی کے کھانے سے کافور ہو جاتا ہے۔ فی گولی ۲ر فی درجن عہ ر

حبوب بواسیر

جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں وہ ہماری حبوب کو ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔ مسوں کی سوزش اور ٹیس پہلے دن بند۔ اور ۱۲ دن میں فائدہ کلی ہوتا ہے۔ قیمت عا

لگانے کی دوائی

اس دوائی کے لگانے سے تین دن میں مسے خشک ہو کر خود بخود گر جاتے ہیں اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس کو اکسیر کہنا بجا ہے [illegible]

دوائی درد گردہ

درد کیسا ہی شدید ہو۔ ۱۵ منٹ میں دور ہوتا ہے۔ فی گولی ۸ر۔ فی درجن عا

المشتہر خاکسار غلام احمد مکان مفتی حسین [illegible] ضلع گورداسپور ملک پنجاب

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زھوقا

حق آیا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ گیا اور باطل بھاگنے والا ہی تھا

ضمیمہ اخبار الحکم قادیان

مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء

سچائی کا فیصلہ

لعنۃ اللہ علی من اعرض عن ھذا وابا ورحمۃ اللہ علی من قبل ووالی

خدا کی لعنت اس پر جس نے اس سے منہ پھیرا اور انکار کیا اور خدا کی رحمت اس پر جس نے قبول کیا اور دوست رہا

مولوی محمد حسین بٹالوی کو دعوت اور آٹھ سو پچیس روپیہ انعام

ہم نے **الحکم** مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۸ء میں مولوی عبد القادر صاحب لودہانوی کا ایک خط شایع کیا تھا جس میں مولوی **محمد حسین** بٹالوی کو دعوت کی گئی تھی کہ اگر وہ حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود دام اللہ فیوضھم کی تکفیر و تکذیب میں سچے ہیں تو وہ جناب **مرزا صاحب** سے بٹالہ ہی کے میدان میں **بلا کسی قسم کی شرط کے** مباہلہ کریں اور ایک سال تک انتظار کریں اگر اُنپر کوئی ایسا عذاب نازل ہوا جو **الٰہی ہیبت** اور **خارق عادت** رعب اپنے اندر رکھتا ہو تو جناب **مرزا صاحب** کی صداقت ثابت ہوجائے گی اور عام لوگ فتنہ سے بچ جائیں گے اور اگر محمد حسین صاحب عذاب سے بچ رہے اور برخلاف اسکے فریق مخالف پر **عذاب** آیا یا **دونوں** پر آیا یا کسی پر بھی **نہ آیا** تو مولوی صاحب کے نام پر اسلام کی فتح ہوگی اور مرزا صاحبکو چھوڑ کر مولوی صاحب کے ساتھ ہوجائیں گے اور **دو صد روپیہ** نقد بطور نذرانہ مولوی صاحب کو دیں گے مولوی محمد حسین نے آجتک کوئی جواب نہیں دیا جناب مرزا صاحب کے مریدوں کی جماعت لاہور نے اوپر ۲ دو صد روپیہ کی اور ایزادی کی اور انہی شرایط پر دو صد روپیہ مولوی صاحب کی نظر کرنیکا اعلان دیا

راج پٹیالہ سے منشی کرم الٰہی صاحب ریکارڈ کیپر بذریعہ خط کے اطلاع دیتے ہیں یہ وہی منشی کرم الٰہی صاحب ہیں جنہوں نے
مولوی محمد حسین کے فتویٰ کفر کی حقیقت کھولی تھی جو الحکم مورخہ جولائی میں چھپ چکی ہے جسمیں مولوی عبد العزیز صاحب کا گرامی نامہ
درج ہے جن کی مہر بعض بددیانتی سے لگائی گئی ہے) کہ وہ بھی **دو صد روپیہ** میاں محمد حسین کو انہیں شرائط پر
پیش کش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کو اگر خدا پر پورا بھروسہ اور توکل ہے اور والعاقبۃ للمتقین پر ایمان ہے تو مباہلہ کرکے فیصلہ خدا پر
چھوڑیں شملہ سے منشی خدا بخش صاحب کمپازیٹر نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کی جماعت متبعین حضرت مرزا صاحب بھی دو صد
روپیہ انہی شرائط پر دینے کو طیار ہیں۔ اور الحکم کا پرنٹر اینڈ ایڈیٹر بھی عـــہ نقد اس کل روپیہ پر اپنی طرف سے پیش کش کرتا ہے مولوی صاحب
خدا کے واسطے اب لوگوں کو فتنہ میں نہ ڈالیں فیصلہ خدا پر چھوڑا جاتا ہے آؤ! اور فیصلہ کر لو! کیا کوئی بھی اہل حق! اور

بنی نوع انسان کا بھی خواہ نہیں؟ جو مولوی صاحب کو مباہلہ پر آمادہ کرے اور ایک سال کے اندر
ہمیشہ کے فتنے کا فیصلہ کر دے۔

ضروری یادداشت

اس سے پیشتر مولوی محمد حسین کو ان چار نشانوں میں مقابلہ کرنے کے لئے بلایا گیا اب تک مقابلہ کر نہیں سکے۔

(۱) قبولیت دعا میں مقابلہ کریں کیونکہ جو سچے اور مومن ہیں زیادہ دعائیں اُسکی ہی قبول ہونگی۔

(۲) قرآن کریم کی تفسیر لکھنے میں جو مطہر القلب ہے گا اُسی پر خدا کے معارف کھلیں گے لا یمسہ الا المطہرون وارد ہے۔

(۳) پیشگوئیاں کریں کیونکہ مومنوں ہی کیلئے بشارتیں ہیں لہم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا خدا کا وعدہ ہے۔

(۴) عربی دانی میں مقابلہ کریں کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو کسی میدان میں ذلیل نہیں کرتا عربی نظم لکھیں نثر لکھیں۔

جب ان نشانوں میں مقابلہ نہیں کیا تو اب آخری حجت مباہلہ ہے جو بلا شرط کرنے کو جناب مرزا صاحب طیار ہیں۔

[illegible] مولوی صاحب کی منظوری پر ان کے اطمینان کے موافق جمع کر دیا جاویگا۔

پرچہ الحکم [illegible] علیحدہ بھی چھاپی جاویگی۔

احقر العباد یعقوب علی ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان ۱۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء

انوار احمدیہ پریس قادیان

مکتوبات امام الزمان سلمہ الرحمٰن

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - آپ کا والا نامہ پہونچا- خداوند کریم آپ کو خوش و خرم رکھے - آپ دقائق متصوفین میں سے سوالات پیش کرتے ہیں- اور یہہ عاجز مفلس ہے- محض حضرت ارحم الراحمین- کی ستاری نے اس ہیچ اور ناچیز کو مجالس صالحین میں فروغ دیا ہے- ورنہ من آنم کہ من دانم- کار و بار قادر مطلق سے سخت حیران ہے- کہ نہ عابد نہ زاہد- کیونکر اخوان مومنین کی نظر میں بزرگی بخشتا ہے- اوس کی عنایات کی کیا ہی بلند شان ہے- اور اُس کے کام کیسے عجیب ہیں- ؎

پسندید گانے بہ جائے رسند
ز ما کہتر انش چہ آید پسند

میں آپ کے سوال کا جواب لکھتا ہوں- آپ نے حالت فنار الفنا کی یہہ تعریف لکھ کر کہ وہ ایک ایسی حالت ہے- کہ جس میں شعور ہے بھی بے شعوری ہوتی ہے- یہہ سوال پیش کیا ہے- کہ اس مرتبہ فنا میں کہ جو چہارم مرتبہ منجملہ مراتب فنا ہے- اور حالت سکریت میں کیا فرق ہے- اور سکریت سے مراد آپ نے خواب غرقی لی ہے- یعنے ایسا سونا جس میں کچھ خبر نہ رہے- سو جو کچھ خدا نے میرے دل میں اس کا جواب ڈالا ہے- وہ یہہ ہے- کہ سکریت اور فنار الفنا میں موجب اور علت کا فرق ہے- یعنے سکریت کی حالت میں موجب اور علت ایک ظلمت ہے- جو سکریت کے پیدا ہونے کا باعث ہے- وجہ یہہ کہ سکریت اسی سے پیدا ہوتی ہے- کہ رطوبت مزاجی دماغ پر سخت غلبہ کر لیتی ہے- یہاں تک کہ دماغی قوتوں کو ایسا دبا لیتی ہے- کہ انسان بے ہوش ہوکر سو جاتا ہے- اور کچھ ہوش نہیں رہتا- پس وہ چیز جس سے سکریت وجود پکڑتی ہے- ایک ظلمت ہے- جو اپنی اصلی حقیقت میں مغائر اور منافی حواس انسانی کی ہے- جس کا غلبہ ایک ظلمانی حالت نفس پر طاری کر دیتا ہے- اور آلات احساس کو اس قدر تعطل اور بے کاری میں ڈالتا ہے- کہ اُن کو عجائبات روحانی کا ماجرا کچھ بھی یاد نہیں رہتا- لیکن فنار الفنار کی حالت کا موجب اور علت یعنے سبب ایک نور ہے- یعنے تجلیات صفات الٰہیہ جو بعض اوقات بعض نفوس خاصہ میں یک لخت ایک ربودگی پیدا کرتے ہیں- جس کے باعث سے شعور سے بے شعوری ہو جاتی ہے- جیسے ایک نہائت لطیف اور تیز عطر بہ کثرت کسی مکان میں رکھا ہوا ہو- تو ضعیف الدماغ آدمی کی بعض اوقات قوت شامہ اُس کثرت خوشبو سے مغلوب ہو کر ایسی بے حس ہو جاتی ہے- کہ کچھ شعور اُس خوش بو کا باقی نہیں رہتا- غرض سکریت کی حالت کے پیدا ہونے کے لئے موثر اور موجب ایک ظلمت ہے- اور فنار الفنار کی حالت کے پیدا ہونے کے لئے موثر اور موجب ایک نور ہے- اس کی مثال یہ ہے- کہ چشم بینا کے لئے دو طور کے مانع رویت ہوتے ہیں- یعنے دو سبب سے- ایک سو جانے سے انسان کی آنکھ دیکھنے سے رہ جاتی ہے- ایک تو سخت اندھیرا جس کی وجہ سے نور بینائی محجوب ہو جاتا ہے- اور دیکھنے سے رک جاتا ہے- اور کچھ دیکھ نہیں سکتا- یہہ حالت تو سکریت کی حالت سے مشابہ ہے- دوسری مانع ابصارت سخت روشنی ہے- کہ جو بوجہ اپنی شدت اور تیزی شعاع کے آنکھوں کو رویت کے فعل سے روکتی ہے- اور دیکھنے سے بند کر دیتی ہے- جیسے یہہ صورت اُس حالت میں پیش آتی ہے- کہ جب عضو بصارت کو ٹھیک ٹھیک سورج کے مقابلہ پر رکھا جائے- یعنے جب آنکھوں کو آفتاب کے سامنے کیا جائے کیونکہ یہہ بات نہائت بدیہی ہے- کہ جب آنکھ آفتاب کے محاذات میں ٹکٹکی باندھے- یعنے آفتاب کی آنکھ اور انسان کی آنکھ آمنے سامنے ہو جائیں- تو اُس صورت میں بھی انسان کی آنکھ فعل بصارت سے بہ کلی معطل ہو جاتی ہے- اور روشنی کی شوکت اور ہیبت اُس کو ایسا دباتی ہے- کہ اُس کی تمام قوت بینائی اندر کی طرف بھاگتی ہے- پس یہہ حالت فنار الفنار کی حالت سے مشابہ ہے- اور اس فقدان رویت میں جو دونوں طور ظلمت اور نور کی وجہ سے ظہور میں آتا ہے- سکریت اور فنار الفنار کے سمجھنے کے لئے بڑا نمونہ ہے- مگر با ایں ہمہ باطنی کیفیت جس کا موجب تجلیات الٰہیہ اور جذبات غیبیہ ہوتے ہیں- بے چون اور بے چگون ہے- جس میں اجتماع ضدین بھی ممکن ہے- باوجود بے شعوری کے شعور بھی ہو سکتا ہے- اور باوجود شعور کے بے شعوری بھی ہو سکتی ہے- مگر ظلمانی حالات میں اجتماع ضدین ممکن نہیں- وہ عالم اس عالم سے بہ کلی امتیاز رکھتا ہے- فلا تضربوا للّٰہ الامثال الآیہ- س ۱۴- اسی جہت سے پہلے بھی لکھا گیا تھا- فلما تجلّٰی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا- الآیہ س ۹- موسیٰ علیہ السلام کا بے ہوش ہو کر گرنا- ایک واقعہ نورانی تھا- جس کا موجب کوئی جسمانی ظلمت نہ تھی- بلکہ تجلیات صفات الٰہیہ جو بغایت اشراق نو ظہور میں آئی تھیں- وہی اُس کا موجب اور باعث تھیں- جن کے اشراق تام کی وجہ سے ایک عاجز بندہ عمران کا بیٹا بے ہوش ہو کر گر پڑا- اور اگر عنایت الٰہیہ اُس کا تدارک نہ کرتی- تو اُسی حالت میں [illegible] - مگر یہہ مرتبہ ترقیات کا [illegible] سے انتہائی درجہ وہ [illegible] لکھا ہے- [illegible] [illegible] زمانہ سیر سلوک میں [illegible] بہت سے سمجھاتا

دیکھتا ہے۔ اور انواع اقسام کی واردات اُس پر وارد ہوتے ہیں۔ مگر اعلیٰ مقام اُس کا عبودیت ہے۔ جس کا لازمہ صحو اور ہوشیاری اور سکر اور شطح سے بہ کلی بیزاری ہے۔ ہدانا اللہ ایانا و ایاکم صراط المستقیم الذی انعم علے النبیین۔ والصدیقین و الشہداء والصالحین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والسلام علیکم و علے اخوانکم من المومنین۔

۲۵ مارچ ۱۸۸۳ء

مطابق

۱۵ جمادے الاول ۱۳۰۰ھ

خطبہ

۷ اکتوبر ۱۸۹۸ء کے جمعہ میں مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے پڑھا۔

ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً لم یکن اللہ لیغفر لہم و لا لیہدیہم سبیلاً۔ الآیہ۔ س ۵۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں۔ اور پھر کفر کرتے ہیں۔ پھر ایمان لاتے ہیں۔ اور پھر کفر کرتے ہیں پھر کفر میں ترقی کر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو معاف نہیں کرے گا۔ اور نہ اُن کو کوئی کامیابی کی راہ دکھائے گا۔ جس کی غائت جنت ہے۔ جیسے جو اس آئت میں غور کر کے دیکھا۔ تو اتنا تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہم بہ فضلہ تعالےٰ بہ ظاہر اس آئت کا مصداق ہونے سے محفوظ ہیں۔ لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان سے کمزوری و ناتوانی کے باعث کوئی ناجائز حرکت صادر ہو جاتی ہے۔ پھر رجوع اور خشیت و انابت پیدا کرتا ہے۔ اور اُس صادر شدہ حرکت پر آٹھ آٹھ آنسو بہاتا ہے۔ پھر استیلائے بہیمیت کی وجہ سے جذبات نفس کے نیچے دب جاتا ہے۔ پھر جب یہ تاریکی دور ہو جائے۔ اور حق کی روشنی نظر آئے۔ توبۂ نصوح اور اقرار صالح کی طرف دوڑتا ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور سچی توبہ جو گناہ سے نفرت دلاتی اور اُس کی بہ جائے نیکی پیدا کر دیتی ہے۔ کاملاً نصیب نہ ہو جائے اور گناہ کی ہستی کا قطعاً قلع قمع نہ ہو جائے تو سخت اندیشہ ہے۔ کہ انجام وہی ہو۔ کہ لم یکن اللہ الآیہ۔ توبہ کے معنے ہیں رجوع ایسا رجوع کہ پہلی حالت نہ رہے اور گناہ نیست و نابود ہو جاوے۔ اور اُس کی جگہ اُسی کے محاذ کی نیکی لے لے یہی معنے ہیں۔ اس آئہ کریمہ کے۔ ان الحسنات یذھبن السیاٰت۔ الآیہ۔ س ۱۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو گناہ سے ہٹ جاتا ہے۔ اُس کی نسبت یہ کہنا ٹھیک ہے۔ کہ اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ خدا ایسی توبہ ہم سب کو نصیب کرے۔

بشر المنافقین بان لہم عذاباً الیماً۔ الآیہ۔ س ۵۔ ان منافقوں کو کہہ دو۔ کہ تمہارے لئے دردناک عذاب ہے۔ منافق یہ کون؟ الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین۔ ایبتغون عندہم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعًا۔ یہ منافق وہ ہیں۔ جو کافروں کو یار بناتے ہیں۔ اور مومنوں سے تعلق پیدا نہیں کرتے۔ اُن کے اس تعلق میں غرض کیا ہوتی ہے۔ یہی کہ عزت حاصل کریں۔ مگر ان نادانوں کو اتنی خبر نہیں۔ کہ ہر ایک قسم کی عزت تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ جیسے اس خلیفۃ اللہ کی پیروی میں جو اب الوہیت تامہ کا مظہر و ظل بن کر دنیا میں آیا ہے۔ جاہ طلبی اور شہرت کے خواہش مند۔ ہم دیکھتے ہیں۔ اب بھی مسلمان۔ مولوی۔ مفتی کہلا کر اور ناموں کے ساتھ بڑے بڑے دم چھلے لگا کر کبھی عیسائیوں سے ربط ضبط پیدا کرتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ اُن کی آؤ بھگت ہو۔ اور وہ بارسوخ کہلائیں۔ اور کسی راستباز کے خلاف اپنی کمینہ حرکت سے کوئی منصوبہ اٹھائیں۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ فان العزۃ للہ جمیعًا۔ وہ اپنی شورہ پشتی کی چالوں میں ناکام رہ کر اور اپنی لئے عزت کی راہ نکال کر بھی بے عزت ہوتے ہیں۔ اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ جس کی بے عزتی کے لئے کافروں سے ربط ضبط پیدا کیا تھا۔ وہ تو اُنکی بھی نظروں میں عزت پاتا ہے۔ اور خود اُنکی

فٹ نوٹ: ناعاقبت اندیش دہریہ منش مخالفان اسلام توبہ کے مسئلہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ توبہ سے گناہ کیوں معاف ہو جاتے ہیں۔ کاش وہ توبہ کی فلاسفی سے واقفیت پیدا کرتے تو یہ شبہ جو قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ اُنکو یوں دریدہ دہنی کرنیکی اجازت نہ دیتا خدا تعالےٰ نے بار بار اور رسول اللہ صلعم نے متواتر توبہ کی اصلیت بتلائی ہے۔ اسی آئت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں۔ صد بار توبہ شکستی باز آ۔ والا معاملہ نہیں ہے تو خدا تعالیٰ سے ٹھٹھا استہزا اور سمجھتا ہے۔ کہ غلط کاری کی اور منہ سے توبہ توبہ کہہ دیا۔ ایسی توبہ کا نتیجہ وہی ہوتا ہے۔ جو اس آئت میں بیان ہوا کہ لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم سبیلاً۔ الآیہ۔ قرآن کریم نے ایک اور مقام پر صاف لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔ و من تاب و عمل صالحاً فانہ یتوب الی اللہ متاباً۔ یعنی رجوع الی اللہ اور سچی توبہ یہی ہے۔ کہ وہ گناہوں سے ایسی نفرت کرے اور آخر برائیوں کو چھوڑ دے۔ کہ اُنکی بجائے عمل صالحہ آ لیں پس توبہ الی اللہ کا اصلی راز یہی ہے۔ اور اس سے پہلی آئت میں اور بھی صراحت موجود ہے۔ کہ سچی توبہ کے لوازم کیا ہیں الا من تاب و آمن و عمل عملاً صالحاً۔ الآیہ س ۱۹۔ بعد توبہ سچا ایمان اور سچے ایمان کا نتیجہ اعمال صالحہ جب تک پیدا نہ ہوں۔ وہ توبہ توبہ نہیں۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ خدا کے حضور ایک قسم کی گستاخی ہے۔ دوسرے لفظوں میں تبدیل السیاٰت بالحسنات کا نام توبہ ہے۔ اور چونکہ ایک نیکی سے دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ اس لئے ایک نیکی کے بدلہ دس نیکیاں ملنے کا سر بھی میرے خیال میں یہی ہے۔ کہ ایک نیکی دس نیکیوں کی توفیق کا باعث ہوتی ہے۔ پس وہ نیکی ایک نیکی کا ثمرہ ہیں۔ اور دراصل نیکی کا سلسلہ سچی

ہی نظروں میں ذلیل ہوتے ہیں۔ کاش وہ سمجھتے کہ فان العزۃ للہ جمیعًا۔ مگر وہ کیونکر سمجھیں؟ اللہ تعالیٰ پر اُن کا اعتبار اور حسن ظن کہاں؟ اگر حسن ظن اور اللہ تعالیٰ کو العزیز مانتے۔ تو کافروں اور دہریہ منش لوگوں سے کیوں تعلق پیدا کرتے اور اُن کے تعلق سے کیوں عزت کے خواہاں ہوتے؟ فان العزۃ للہ جمیعًا۔ کا سچا مشاہدہ ہم میں سے اکثروں نے کیا ہے اور دیکھا ہے۔ کہ کیونکر ایک راستباز مامور من اللہ کی عزت پر ایک ناپاک اور گندی سازش سے اقدام قتل عمد کا الزام لگایا۔ اور خود اپنے ہاتھوں ذلیل ہوئے اور وہ اُس ذلت کی جگہ سے بھی عزت واحترام کے ساتھ باہر آیا۔ اب کیا یہ اللہ تعالیٰ کے العزیز ہونے کا عینی اور زندہ ثبوت نہیں؟ ہے۔ اور بے شک مگر ؎

کور چشم آنانکہ در انکارہا افتادہ اند

غرض سچی عزت کا مالک۔ وہی العزیز خدا ہے جو لوگ نا اہل کفار سے مل کر عزت چاہتے ہیں وہ یقینًا عزت نہ پاسکیں گے۔

اب میں پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اس آیت میں عدوان خدا و رسول کی مخالفت رکھنے والوں اور مومنوں سے جدا رہنے والوں پر منافق کا لفظ بولا گیا ہے۔ جو بہت خوفناک لفظ ہے۔ نفاق ہلاک کرنے والی چیز ہے۔ دل میں کچھ ہو۔ اور زبان پر کچھ ہو یہ مومن کا خاصہ نہیں۔ بلکہ منافق کا نشان ہے۔ وہ ریا کاری سے کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں۔ اور اس کا نام پولیسی یا حکمت عملی رکھتے ہیں۔ افسوس آج کل تہذیب اور سیاست کا ایک جزو یہ پولیسی بھی ہے۔ جسکو نفاق کہنا چاہیئے۔ منافق نمازوں میں سُستی کرتے ہیں۔ اوّل تو وقت پر نماز پڑھتے نہیں۔ اور اگر وقت پر پڑھیں بھی تو جلدی کرتے ہیں۔ دوسرے کاموں میں شطرنج کی چالیں چلتے چلتے صبح سے شام اور شام سے صبح کر دیتے ہیں۔ اور نہیں تھکتے۔ مگر نماز میں کھڑے ہوتے ہیں۔ تو دنیا بھر کی تکان آکر گھیرتی ہے۔ اور اس طور پر جلدی اور گھبراہٹ کی حالت میں ہوتے ہیں۔ جیسے جانور پنجرہ میں سے نکلنے کے لئے پھڑ پھڑاتا ہے یہی حال منافق کا مسجد میں ہے۔ قرآن کریم نے سچ فرمایا ہے۔ و اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالٰی۔ س۔ خدا تعالیٰ ہمکو اور ہمارے احباب کو نماز میں سچی استقامت اور عزم نصیب کرے۔ پس جس نے سُنا ہے۔ وہ گرہ باندھ لے۔ اور اس پر عمل کرے۔ نماز وہی ہے۔ جو ایک لطف اور سرور سے ادا ہو۔ کیا کوئی شخص جس کو ایک کورٹ عظیم میں افسر اعلیٰ سے ملاقات کا موقع ملے۔ تو وہ جلدی کرے گا؟ پھر کیوں نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر نہایت سنجیدگی اور متانت اور استقلال کے ساتھ باتیں کی جائیں۔ اپنی بولی میں نماز کے معنے سیکھ لینے چاہئیں۔ تاکہ جو لفظ مُنہ سے نکلے اُس کے معنے بھی آتے ہوں۔ اگر ایسا ہو۔ تو پھر نماز بھاری نہ ہوگی۔ کیونکہ اپنی بولی میں ہر ایک بات مزا دیتی ہے پس الحمد شریف۔ التحیات اور چند سورتوں اور نماز کے معنے سیکھ لینے ہر ایک کو مناسب ہیں۔

جو لوگ باربار توبہ کرتے ہیں۔ اور توڑتے ہیں اُنکو منافق کہا گیا ہے۔ بے ایمان اور دشمنان خدا و رسول سے تو ملتے ہیں۔ مگر قرآن سننے کے لئے نہیں آسکتے۔ لوگو! افسوس ہے۔ تمہارے گاؤں میں کس قدر نعمت عظمٰے ہے۔ کہ حضرت اقدس کا پاک وجود موجود ہے۔ مگر تم اُس کی صحبت میں آکر ایک دم کے لئے بھی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے؟

ہم لوگ کس کس قدر دور سے گھر بار چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور تم پاس سے اُٹھ کر نہیں آسکتے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہم راستی سے کہتے ہیں کہ اُس کے پاس بیٹھنے سے ایمان بڑھتا ہے۔ اور ایسے بڑھتا ہے۔ جیسے برسات کے دنوں میں گھاس۔ صبح کچھ تھا۔ شام تک اور ہی شان ہے۔ افسوس تم کو ذرا خیال نہیں

مولانا مولوی نورالدین صاحب قرآن کریم کے معارف سناتے ہیں۔ اور بہت سے دنیوی فوائد کو چھوڑ کر یہاں آ بیٹھے ہیں۔ مگر اس بدبخت گاؤں کا ایک آدمی بھی قرآن سننے کے لئے نہیں آتا۔ نہیں معلوم لوگوں کو کیا گھمنڈ ہے۔ آج پھر خبر آئی ہے کہ وبا ترقی پر ہے۔ اور پھر شروع ہوگئی ہے۔ کون جانتا ہے۔ کہ کس کس کا نام زندگی کے دفتر سے کٹ جائے گا۔

پس یاد رکھو خدا تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے۔ اور اپنی کتاب پاک میں بیان فرمایا ہے۔ کہ جب تم سنو۔ کہ آیات اللہ کی تکفیر اور تضحیک کرتے ہیں۔ تو ایسے شوخ اور بے باک گستاخوں کے پاس نہ بیٹھو۔ اور نہ اُن سے ملو۔ ہاں اگر آیات اللہ کا ذکر چھوڑ کر کسی اور بات میں پڑ جاویں۔

(بقیہ فٹ نوٹ صفحہ ۴) توبہ کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ ادھر پہلے گناہوں میں کسی قسم کی ترقی نہیں ہوتی۔ نیکیوں کی کثرت اُن گناہوں پر غالب آجاتی ہے۔ دیکھو یہ مشاہدہ ہم قانون قدرت میں بھی دیکھتے ہیں۔ جہاں اندھیرا ہو روشنی آنے سے وہ دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک شے مخالف کی مقدار اپنی دوسری ضد کا نام و نشان مٹا دیتی ہے۔ کسی کھانے میں نمک ہو۔ اُس میں اگر بڑی مقدار چینی کی ڈال دی جاوے تو وہ نمک کیا اپنی تاثیر کھو نہ دے گا۔ بے شک توبہ نصوح کے ذریعے اعمال سیئہ کے زائل ہونے کی بھی یہی صورت ہے۔ جیسا میں نے پہلے بیان کیا ہے۔ سچی توبہ سے نیکیوں کا سلسلہ چل پڑتا ہے۔ اور ایک نیکی دوسری کا باعث ہو جاتی ہے۔ پھر وہ کثرت ادن محدود اور محدود گناہ ہونگی ہر کا تدارک نہو تو کیا ہو۔ پس توبہ سے گناہ معاف ہونے کی فلاسفی یہی ہے۔ تدبر۔ (ایڈیٹر)

تو پھر حرج نہیں ہے۔ مگر میں تم کو کہتا ہوں کہ مومن کی شان نہیں۔ کہ وہ لغویات میں پڑے۔ اور وہ بڑا محتاط ہوتا ہے۔ اور کھٹکے اور خطرہ کی جگہ سے بچتا اور پرہیز کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے اور تم کو توفیق دے۔ کہ ایسے گستاخوں کی مجلسوں میں بیٹھ کر عزت کے خواہاں نہ ہوں۔ بلکہ مومنوں سے تعلق پیدا کریں۔ اور مامور من اللہ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کریں۔

آمین

امن عامہ کے قائم رکھنے اور عام صلح کاری کے پھیلانے کے لئے

ایک ضروری میموریل

ذیل میں ہم ایک میموریل درج کرتے ہیں۔ جو امن عامہ کے قیام اور صلح کاری کے اصولوں کی ترویج کے لئے جناب مرزا غلام احمدؐ صاحب رئیس اعظم قادیان نے اپنی کثیر التعداد جماعت کے اصرار سے بنی نوع انسان کی عام بھلائی اور بہی خواہی کی بنا پر اور گورنمنٹ آف انڈیا کو آئے دن کے مذہبی مخمصوں اور جھمیلوں سے مخلصی دینے کے لئے (جس میں اُسے بارہا متردد ہونا پڑتا ہے۔ اور اپنے اوقات گرامی کا بڑا حصہ صرف کرنے کی ضرورت آپڑتی ہے۔) بحضور جناب وائسرائے کشور ہند ارسال کیا ہے۔ اُس کی ایک نقل ہم کو بھی ملی ہے۔ جسے درج کرتے ہیں۔ اور بعد اندراج اُس پر آزادانہ ریمارک کرتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں راستی۔ امن اور صلح کاری پھیلانے کے حامی اور اتفاق باہمی کے شیدائی اس میموریل کو اور ہمارے بے غرضانہ ریمارکس کو جو انشاء اللہ نہایت نیک نیتی سے لکھے گئے ہیں۔ غور سے پڑھیں گے۔ (ایڈیٹر)

وہ میموریل یہ ہے۔

بعالی جناب نواب مستطاب وائسرائے ہند بالقابہ۔

چونکہ ہر شخص جو رعایا گورنمنٹ برطانیہ میں ہے۔ اس فرض کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ کہ اگر کوئی امر جس میں اس گورنمنٹ کے احسن انتظام کی نیک نامی متصور ہو۔ اور اُس سے رعایا میں باہمی رابطہ اتحاد اور صلح کاری پیدا ہونے کی امید کی جاوے وہ امر حضور وائسرائے ہند میں عرض کردے۔ لہذا یہی خیر اندیشی اس میموریل کے بھیجنے کے لئے مجھے محرک ہوئی۔ کیونکہ ایک گروہ کثیر مسلمانوں کا جو آٹھ ہزار سے کم نہیں ہے۔ جن کو میرے ساتھ تعلق مریدی اور عقیدت مندی اور دوستی کا ہے۔ اور جو مجھے اسلامی فرقوں میں سے اپنا پیشوا اور پیر مرشد مانتے ہیں۔ وہ کئی برس سے اصرار کر رہا ہے۔ کہ میں اس درخواست کو جو اب پیش کرتا ہوں۔ پیش کروں۔ لیکن میں نے زیادہ تر تجربہ کے انتظار میں اس درخواست کو کئی سال تک معرض التوا میں رکھا۔ اور اب جو واقعی طور پر مجھے اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس نہایت ضروری میموریل کو جو میری طرف سے اور میری کثیر التعداد جماعت مریدوں اور دوستوں کی طرف سے ہے۔ اور جو عامہ خلائق کے باہمی تعلقات کا موجب ہو سکتا ہے۔ زیادہ توقف میں نہ ڈالوں۔ مجھے پہلے اس بات کے سننے سے بہت خوشی ہوئی تھی۔ کہ قانون سڈیشن نے میرے اون مطالب کو پورا کر دیا ہے۔ جن کے لئے اس میموریل کی ضرورت تھی۔ لیکن اس قانون کے بعد بھی جب کہ بعض اخباروں اور رسالوں اور کتابوں میں اس طرز کے مضمون دیکھے گئے۔ جو فتنہ انگیزی سے خالی معلوم نہیں ہوتے۔ تو وہ خوشی پھر غم سے مبدل ہو گئی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ہماری سرکار انگریزی نہایت ہی نیک نیتی سے چاہتی ہے۔ کہ یہہ دو صفتیں اُس کی رعایا کو حاصل ہوں۔

اوّلاً۔ وہ سچے دل سے اپنی محافظ گورنمنٹ انگریزی کے تابع دار رہیں۔

ثانیاً۔ وہ باہمی نفرت اور عناد کی بنیاد نہ ڈالیں۔ لیکن اس دوسری صفت کے حاصل کرنے میں اب تک بعض لوگ سُست ہیں۔ اور ایسے اخبار اور اشتہار اور رسالے میں نے کئی دیکھے ہیں۔ جن میں یہہ خرابی پائی جاتی ہے۔ مثلاً پرچہ نور افشاں جو ایک پادری صاحب کے اہتمام سے لودہانہ سے نکلتا ہے اور جو میرے پاس موجود ہے۔ اُس نے اس جوش کو جو کتاب امہات المومنین کی بد زبانی سے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہوا تھا۔ پھر اپنے اُس پرچہ کی تیز اور اشتعال دہ تقریر سے جو تاریخ ۸ و ۱۵ و ۲۲ر جولائی و ۲۹ر اگست ۱۸۹۸ء دستمبر ۱۸۹۸ء کو نکلا تھا۔ تازہ کر دیا ہے۔ اور وہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جس سے پھر مسلمانوں میں جوش پیدا ہوا ہے۔ اسی جوش کی بنا پر انجمن حمایت اسلام لاہور نے پھر میموریل بحضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بھیجا ہے۔ میں اس بے صبری سے بھی اتفاق نہیں کرتا۔ جو اس انجمن کے ممبروں سے میموریل کے بھیجنے میں ظہور میں آئی۔ میری رائے اب تک یہی ہے کہ یہہ میموریل اس وصیت کے برخلاف ہے۔ جو قرآن شریف میں صبر کے بارے میں کی گئی ہے۔ انجمن مذکور نے یہہ اچھا نہیں کیا۔ کہ خواہ نخواہ بے خبر مسلمانوں کو بھی یہہ

یہ قصہ سُنا کر جوش دینا چاہا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی فریق کی درخواست پر دوسرے فریق کو سزا دی جاوے۔ تو بجائے اس کے صلح کاری پھیلے۔ اُن دونو فریقوں میں باہمی عداوت اور رنج کا میدان اور بھی وسیع ہو جائے گا۔ جو عام امن کے مخالف ہے۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کا گورنمنٹ پر اس قدر حسن اعتقاد ہے کہ اب وہ زمانہ ہرگز نہیں۔ کہ وہ اس محسن گورنمنٹ کے حقوق فراموش کر سکیں۔ مذہبی مباحثات میں کسی فریق کی طرف سے کوئی زیادتی ہونا ایک امر ضروری ہے۔ پھر ایسی زیادتیاں اور بد زبانیاں اگر بعض پادریوں سے ہوئی ہیں۔ اور ہم مانتے ہیں۔ کہ فی الواقع ہوئی ہیں۔ تو ملائمت اور صبر سے جیساکہ تعلیم دی گئی ہے۔ اُن کی غلطیاں دور کرنا چاہیئے۔ نہ ایسی تقریروں سے جن کے زہریلے اثر ہوں۔ ہاں آئندہ کے لئے واجب طور پر یہہ ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کہ ہماری گورنمنٹ محسنہ رعیت پروری کی راہ سے تین امر مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک امر کو حسب صواب دید اپنے منظور فرما کر اوس بارے میں قانون پاس فرماوے۔

اور وہ تجاویز ثلثہ جن کے قانون بنانے کے لئے درخواست ہے۔ یہ ہیں۔

اوّل۔ گورنمنٹ عالیہ دس برس تک یا جس حد تک مناسب سمجھے۔ اس طریق بحث کو قطعًا مسدود فرماوے۔ کہ کوئی فریق دوسرے فریق کے عقیدہ اور مذہب پر حملہ کرے یا کسی قسم کی نکتہ چینی سے فریق مخالف کو ایذا پہونچاوے۔ بلکہ ہر ایک فریق اپنی کل تحریروں اور تقریروں کو اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے تک محدود رکھے۔ اور دوسرے فرقوں کے عقائد اور اُن کے حسن و قبح کا ذکر نہ کرے۔ یہ ایک ایسا طریق ہے۔ جس سے امید کی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد دلوں میں صلح کاری اور محبت پیدا ہو جائیگی اور اس طریق پر چلنے سے کسی فریق کا حرج بھی نہیں۔ اور نہ آزادی کی روح کو اس سے کچھ صدمہ پہونچتا ہے۔ کیونکہ ہم اور ہر ایک فریق اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ کہ اصل مدعا اپنے مذہب کی تبلیغ اور اُس کی خوبیوں کا ظاہر کرنا ہے۔ اور جب کسی نے اپنے مذہب کی بے نظیر خوبصورتی ثابت کر دی۔ تو دوسرا مذہب اگر اس کا ہم پایہ نہیں ہے۔ تو خود نظروں سے گر جائے گا۔ دوسرے فریق کے بزرگوں کو گالیاں دینا اور اُس کے اعتقادوں کو بُرے پیرایہ میں ذکر کر کے دل دکھانا حقیقی آزادی کا ہرگز جزو نہیں ہو سکتا۔ اگر گورنمنٹ کم سے کم دس برس تک ایسا کرے۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ اپنی رعایا میں وہ صلح کا بیج بوئے گی۔ کہ جو بہت جلد نشو و نما پا کر ایک عظیم الشان درخت بن کر تمام فرقوں کو اپنے سایہ میں لے لے گا۔ اور اُس سے بڑے مبارک نتیجے پیدا ہوں گے۔ اور تمام رعایا ایک دل اور ایک قوم ہو کر گورنمنٹ کی اطاعت کرے گی۔

اور اگر ہماری گورنمنٹ محسنہ ایسا کرنا پسند نہ کرے۔ تو دوسرا طریق فتنوں کے کم کرنے اور صلح کاری پھیلانے کا یہہ ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ یہ قانون پاس فرماوے۔ کہ کوئی شخص فریق ثانی پر ایسا اعتراض نہ کرے کہ وہی اعتراض اُس کی کتب مسلمہ اور اُس کے عقائد مقبولہ پر بھی ہو سکتا ہو۔ کیونکہ یہ بھی ایک ایسا طریق ہے۔ جس سے بہت ہی فتنہ انگیزی کے طریقوں کا انسداد ہو جاوے گا۔ اور اگر گورنمنٹ عالیہ ایسا کرنا بھی پسند نہ فرماوے تو بالآخر یہ عرض ہے۔ کہ تعزیرات ہند دفعہ ۲۹۸ الف میں یہہ زائد شرط اندراج فرماوے۔ کہ مذہبی مباحثات میں کوئی فریق بے اصل روایتوں کی بنا پر کسی فریق پر اعتراض نہ کرے۔ بلکہ اونہی کتابوں کی بنا پر اعتراض ہو۔ جو فریق معترض علیہ کے نزدیک مسلم اور مقبول ہوں۔ یہہ ایک ایسی شرط ہے۔ کہ عدالتوں کے پیچ دار راہوں سے نجات دے گی۔ اور مجسٹریٹوں کا وقت بھی تحقیقاتوں میں ضائع نہیں ہوگا۔ اس طریق کے اختیار کرنے میں ضروری ہوگا۔ کہ مذاہب متفرقہ کے ہر ایک گروہ کے علماء سے یہہ تحریر لی جاوے۔ کہ وہ کن کن کتابوں کو مقبول اور قابل حجت قرار دیتے ہیں۔ اور ہم نہایت ادب اور عاجزانہ گذارش سے امیدوار ہیں۔ کہ ہماری گورنمنٹ محسنہ ان طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ کو پسند فرما کر امن رعایا کو ہر ذرہ مذہبی فتنوں کے بد نتائج سے بچا لیوے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہہ قانون گورنمنٹ کی طرف سے ایسا مبارک قانون ہوگا۔ کہ دوسری طاقتوں کو بھی امن قائم رکھنے کے لئے اس کی پیروی کرنی پڑے گی۔ اور سلاطین کو اس مذہبی جوش کے زمانہ میں اس قانون کی اشد ضرورت ہے۔ سو یہہ عین مراد ہے۔ کہ ہماری گورنمنٹ ہی سب سے پہلے اس کی طرف سبقت کرے۔ خدا تعالیٰ اس محسن گورنمنٹ کو دیر تک ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

چونکہ ہماری گورنمنٹ انگریزی رعایا کی سچی خیر خواہ ہے۔ اور یہہ میموریل بھی کمال نیک نیتی اور تمام فرقوں کی خیر خواہی کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ ہماری منصف مزاج اور عادل اور ہمدردی سے بھری ہوئی گورنمنٹ اس میموریل پر خاص توجہ فرمائے گی

ایڈیٹوریل

وہی مفید میموریل

ہم نے اوپر جو میموریل درج کیا ہے۔ اُس پر بجائے خود خوب غور کیا۔ اس کو امن عامہ کے قیام اور عام اتحاد کے لئے بہ شرطیکہ گورنمنٹ عالیہ اُس پر پوری توجہ کرے۔ اور اُسے کرنی چاہئے۔ ایک مفید نسخہ اور بے نظیر گُر پایا ہے۔

ہم گورنمنٹ عالیہ اور لیجسلیٹو کونسل (مجلس واضعان آئین) کے آنریبل ممبروں کی خدمت میں اس میموریل کے اندراج کے بعد کیا گذارش کریں۔ میموریل کا ایک ایک لفظ اپنی ضرورت اور اشد ضرورت کو بتلا رہا ہے۔ اور ہندوستان کی مذہبی دنیا کی عام حالت پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ تاوقتیکہ کوئی قانونی طور پر انتظام نہ ہو۔ مذہبی مباحثے مناقشات اور مجادلات تک پہونچنے سے رُک نہیں سکتے۔ اس اتحاد کے قائم کرنے کے لئے عالی جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان نے جو تجاویز اس میموریل میں گورنمنٹ کو سمجھائی ہیں۔ ان سے بہتر نظر نہیں آتیں۔ آئے دن کے جھگڑے اور خانہ جنگیوں کا انسداد بجز اس کے کیوں کر ہو۔ کہ یا تو یہ مذہبی مباحثے قطعاً بند کر دیئے جاویں۔ اور ہر اہل مذہب اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ اور کسی قسم کا حملہ دوسرے فریق پر نہ کرے۔ یا کوئی فریق کسی دوسرے فریق پر ایسے اعتراضات نہ کرے۔ جو خود اُس پر بھی ہو سکتے ہیں۔ اور تیسرا یہ کہ کتب مسلمہ اور مقبولہ کو چھوڑ کر اصل کتابوں اور مذاہبوں کی آڑ میں دل آزاریاں نہ کی جاویں۔

تجاویز ثلثہ مندرجہ میموریل ایسی واجب العمل ہیں۔ کہ اُن پر کسی قسم کا اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر ایک سلیم الفطرت اون کو ماننے کے لئے طیار ہے۔ مگر ہاں جو پرخاش جو اور کینہ توز امن کے دشمن ہیں۔ وہ ضرور اس چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا چاہیں گے۔ اور اس قسم کے قانون کے لئے گورنمنٹ کو مذہبی مداخلت کی دہمکیاں دیں گے۔ مگر ہماری عادل مہربان گورنمنٹ کو اپنے ان نادان فرزندوں کی باتوں کی اُسی طرح پرواہ نہ کرنی چاہئے جیسا احمق بچہ آگ میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور ماں کے بچانے پر روتا اور بسورتا ہے۔ گویا اُس طریق پر اظہار ناراضی کرتا ہے۔ گورنمنٹ اگر ستی اور دختر کشی کی رسموں پر قانوناً تحدید نہ کرتی۔ تو خدا جانے کس قدر بے گناہ اور معصوم جانوں کا اتلاف ہوتا۔ ایج آف کنسنٹ بل یعنے قانون رضامندی پر کس قدر واویلا مچائی گئی تھی۔ مگر گورنمنٹ نے جو کچھ کیا کیا۔ اور بہت اچھا کیا۔ باوجود قانون کے بھی جب لوگ نہیں ڈرتے۔ اور پرواہ نہیں کرتے۔ تو آزادی اور بے تکی آزادی میں تو جو نکر گذریں۔ وہ تھوڑا ہے۔ عدالتوں کی رونق فوجداری قوانین کی موجودگی میں پولیس کے ہوتے ہوئے جرائم کا ارتکاب بتلا رہا ہے۔ کہ سیاست کے لئے اتنا بھی نہ ہو۔ تو ایک دم بھی گذارہ نہ ہو سکے۔

پس ایسا اعتراض کرنے والے ہمکو بتلائیں۔ کہ کس مذہب نے یہہ روا رکھا ہے۔ کہ دوسرے مذہب پر دل آزار حملے کئے جاویں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو ہم نہیں سمجھتے۔ ایسا اعتراض اگر کوئی کرے گا تو وہ دانشمندی اور فرزانگی کی راہ سے کرے گا۔ یا حماقت اور دیوانگی کے طریق پر۔ ہم نے بہت غور کیا۔ یہاں تک کہ ایک دہریہ بھی بھی پسند کرے گا۔ کہ مذہبی مباحثات کے لئے ضرور اگر بہترین قانون ہو سکتا ہے تو وہ انہی دفعات ثلثہ میں محدود ہے۔

ہم جناب مرزا صاحب کے مشکور ہیں۔ کہ اُنہوں نے عام لوگوں پر ایک احسان عام کرکے گورنمنٹ کو مفید تجویز سمجھائی۔ جس کی قدر دان اور امن پسند بہی خواہ گورنمنٹ سے امید ہے پوری قدر کرے گی۔

ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض اخباروں کو اس میموریل پر جب کچھ اور کہنے کا موقع نہ ملا۔ تو اتنا ہی طنزاً کہہ دیا کہ "قانون سڈیشن کی تعریف کی ہے"۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اخبارات جو رعایا اور گورنمنٹ کے تعلقات کو مستحکم کرنے کے دعوے دار کیا ٹھیکہ دار ہیں۔ کیوں قانون سڈیشن سے ناراض ہیں۔ اگر اُن کے دل میں چور نہیں۔ اور بالکل گورنمنٹ اور ملک کے بہی خواہ ہیں۔ تو قانون سڈیشن اُن کو کیا گزند پہونچا سکتا ہے۔ ہاں اگر اُن کے اندر ہی اندر کوئی بات ایسی ہے۔ جس کو وہ سمجھتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کی نظروں میں بدخواہی ہے۔ تو اُسے چھوڑ دیں۔ یہہ امر ہر ایک فرزانہ تسلیم کرے گا۔ کہ "ہر کرا حساب پاک است از محاسبہ چہ باک" بالکل ٹھیک اور صحیح مقولہ ہے۔ اندیشہ اور خوف اُسی کو ہوتا ہے۔ جو بد باطن ہے۔ صاف دل گھبراتا نہیں۔ پس اخبارات کو جو اپنے تئیں لسان الملک و آواز پبلک قرار دیتے ہیں۔ گورنمنٹ کو ایسے قوانین کے اجراء میں مدد دینی چاہئے۔ جو اتحاد عام کے موید ہوں۔ ہاں جائز عذرات کے سننے کو فراخ دل گورنمنٹ ہر وقت طیار ہے۔

ہمارے اپنے خیال میں جس کے ہم صحیح ہونے کا پورا یقین رکھتے ہیں۔ قانون سڈیشن سے نیک نیت اور صاف طینت اخباروں کو کچھہ نقصان نہیں پہونچتا اور اگر یہہ خیال کر لیا جاوے۔ کہ الفاظ قانون ایسے ہیں۔ کہ ذرا سی بات پر بھی

گردن ناپی جانے کا خیال ہے - تو یہ گورنمنٹ پر بدظنی ہے - جو وفادار رعایا کا کام نہیں ہے - گورنمنٹ کا کبھی بھی یہہ خیال نہیں - کہ وہ ناجائز طور پر رعایا کو تکلیف دے - یا اپنا رعب قائم کرے - وہ اس بات کو خوب سمجھتی ہے۔

رعیت چو بیخ است و سلطان درخت

پس ہم کو کبھی ایسا خیال نہیں کرنا چاہئے - کہ بری نظر سے تصویر کا ایک ہی رخ دیکھتے رہیں - ہم امید کرتے ہیں - کہ ہمارے معزز معاصرین اس میموریل کے لئے گورنمنٹ کو مفید مشورے دیں گے - اور کونسل واضع آئین کے ممبر اس قانون پر توجہ فرمائیں گے - جس کی اشد ضرورت ہے - ہم اس امر کے بیان کرنے سے بھی نہیں رک سکتے - کہ اس مفید تجویز کے سجھانے والے کی نیت کا پتہ بھی اس میموریل کی تحریر سے لگتا ہے - اور اُن کوتاہ اندیشوں کی رائے کی غلطی کا اثبات ہوتا ہے - جو یہہ کہا کرتے ہیں - کہ جناب مرزا غلام احمدؐ صاحب رئیس اعظم قادیاں ہی مذہبی مباحثات کو ترقی دیتے ہیں - اور دوسری قوموں کو چھیڑتے ہیں -

اب وہ جس حال میں ایسا قانون چاہتے ہیں - اور قانون سڈیشن کی تائید کرتے ہیں - کیا کوئی بدخواہ سرکار کیا امن عامہ کا دشمن اور کیا باہمی مناظرات مذہبی کو ترقی دینے والا اور پیش دستی کرکے چھیڑنے والا ایسا کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں - اس سے صاف پایا جاتا ہے - کہ جناب مرزا صاحب کو امن عامہ کا کہاں تک خیال ہے - اور گورنمنٹ کو کیسی مفید امداد دی ہے -

جناب مرزا صاحب دل سے چاہتے ہیں کہ عام امن ہو - اور عام صلح کاری پھیل جاوے - اسی لئے وہ ہر وقت اسی خیال میں محو اور مصروف رہتے ہیں - کہ ایسی تجاویز نکل آویں - جس سے یہ جھگڑے مٹ جاویں اور لوگ نیکو کاروں کی زندگی بسر کریں - اور ماں جائے بھائیوں کی طرح رہیں -

ہم اس امر کو تو کسی دوسرے وقت وضاحت سے بیان کریں گے - کہ کہاں تک ان امور میں مرزا صاحب نے حصہ لیا ہے - اب ہم امید کرتے ہیں - کہ ہمارے معزز معاصرین بھی اس میموریل پر مفید رائیں دینے کے قابل ہو سکیں گے - اگر وہ صلح کاری چاہتے ہیں؟ اگر وہ امن عامہ کو پسند کرتے ہیں - تو یک آہنگ ہو کر اس کی تائید کریں - اور گورنمنٹ عالیہ اور کونسل واضع آئین کے ممبروں کو متوجہ کریں - ایسا ہی مذہبی سرگروہ یا لیڈروں سے ہم کو امید ہے - کہ اگر وہ اپنے مذہب کے رو سے دنیا میں امن اور سلامتی چاہتے ہیں؟ تو متفق اللفظ ہو کر اسی کی تائید میں میموریل بھیجیں - ملکی انجمنیں قومی سبھائیں جو اتحاد باہمی کے گیت گا رہی ہیں - اور امن - امن پکارتی ہیں - وہ ہم آواز ہو کر عرضداشتیں گورنمنٹ میں بھیجیں - کہ ایسا قانون جو مفید عوام ہے - طیار ہو جاوے - بالآخر ہم گورنمنٹ عالیہ کے حضور التماس کرتے ہیں - کہ وہ چاہتی ہے امن ہو - وہ چاہتی ہے - برادرانہ اتحاد پھیلے اُس کی غرض ہے - کہ مذہبی مباحثے حد سے تجاوز نہ کریں - اُس کے ایک خیر خواہ نے ایک مفید تجویز اُس کے حضور پیش کی ہے - اور سجھائی ہے - اس پر پورا فکر کیا جاوے - اور آئے دن کے جھگڑوں سے ملک کو اور خود اپنے آپ کو نجات دی جاوے -

جزاہم اللہ احسن الجزاء

یہہ ایک سچی بات ہے - کہ جو شخص اپنے کسی محسن انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا - وہ خدا تعالے کا شکر گذار بھی نہیں ہو سکتا - اس لئے ہم اگر اپنے کسی معاون کی کوشش اور سعی کے لئے جو وہ اشاعت اخبار و امداد کارخانہ میں کرتے ہیں - علی الاعلان شکر گذار نہوں - تو لاریب اس مسئلہ اصول کے توڑنے والے ٹھہرتے ہیں - پس اسی مقدس اصول کو زیر نظر رکھ کر ہم منشی تاج الدین صاحب لاہوری کی اُس سعی اور کوشش کے لئے شکر گذار ہیں - جو وہ توسیع اشاعت الحکم کے لئے کر رہے ہیں - چنانچہ اس سے پیشتر کہ اخبار میں کسی قسم کی تحریک توسیع اشاعت پر معاونین کو توجہ دلانے کے لئے کی جاتی - اُنہوں نے ۲۰ جدید خریدار پیدا کئے ہیں - اور ابھی امید ہے - کہ وہ اور بھی پیدا کرینگے - ہم تو ایسے ہی مہربان مربی بکار ہیں - اگر ایکسو بھی ایسے قدردان پیدا ہو جاویں اور ہر واحد اُن میں سے ایک مہینے کے اندر چار چار خریدار پیدا کرنے کا ارادہ کرلے تو ایک مہینے ہی کے اندر خاصی اشاعت ہو سکتی ہے - ہمکو امید ہے - کہ دوسرے احباب بھی بے فکر نہ رہینگے - اور وہ اس قومی پرچے کے لئے ہمہ تن امداد کیلئے طیار ہونگے - چودھری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ سب سے پہلے معاون ہیں - جنہوں نے توسیع اشاعت والی تجویز سے عملی طور پر اتفاق ظاہر کیا ہے - اور اپنی جیب خاص سے چار پرچے خرید کئے - جزاہم اللہ احسن الجزاء - اور ایسا ہی اُنہوں نے اعانت کارخانہ کو مدنظر رکھ کر بیس جلد الانذار کی اپنے صرف خاص سے خرید کیں - اور مفت تقسیم کیں جنمیں سے ۸ جلدیں اسوقت تک ہمارے پاس بطور امانت موجود ہیں - جو نادار مگر شوقین احباب کو دیجاونگی - ایسا ہی منشی شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر دہلی اور برادرم محمد اسمٰعیل صاحب ڈرافٹسمین دہلوی اور دیگر احباب کی تحریریں اطمینان دلا رہی ہیں - کہ وہ اشاعت اخبار میں

[illegible]

مقدمہ ٹیکس بھی ایک نشان ہے۔

ہم نے گزشتہ اشو میں وعدہ کیا تھا۔ کہ مقدمہ ٹیکس پر ایک مبسوط آرٹیکل شائع کیا جاوے گا۔ مگر ایسی تحریک پر خود حضرت اقدس نے ضرورۃ الامام کے ساتھ مختصر طور پر ٹیکس کے مقدمہ پر ایک مضمون تحریر فرمایا ہے۔ جس سے بہتر تو کہاں برابر بھی کوئی نہیں لکھ سکتا۔ اس لئے بہتر یہی سمجھا گیا۔ کہ تاوقتیکہ ضرورۃ الامام شائع نہ ہو۔ موعودہ مضمون ملتوی کر دیا جاوے۔ اور اشاعت کتاب مذکور پر حضرت اقدس کا وہی مضمون شائع کر دیا جاوے۔ بہرحال اس وقت اتنا کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت اقدس پر ماہوار سالانہ انکم ٹیکس تشخیص ہوا تھا۔ اب ایک جاہ طلب اور شہرت و نمود کا خواہش مند۔ دنیا دار تو ٹیکس کو ایک اعزاز اور سرکاری امتیاز کا باعث سمجھ کر خوش ہوتا۔ اور پرواہ نہ کرتا۔ مگر ایک کامل مومن جو عبد الرحمٰن کہلا کر انفاق مال کی راہوں کو خوب سمجھتا ہے۔ کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اس طرح پر ایک رقم سالانہ ادا کرے۔ اس لئے ...... عذرداری باقاعدہ کی گئی۔

اس پر خوب تحقیقات ہوتی رہی۔ دوران تحقیقات میں حضرت اقدس کو بذریعہ کشف مقدمہ کے نتیجے سے اطلاع دی گئی۔ جس کو وہ لوگ جو یہاں موجود ہیں۔ عموماً جانتے ہیں۔ اور بیرونجات میں سے بھی صدہا کو معلوم ہوگا۔ جن کو سلطان احمد والا کشف لکھا گیا تھا۔ بہرحال آخر منشی تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ کی کامل تحقیقات کے بعد اصل کاغذات بنا بر حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور کی خدمت میں بھیجے گئے۔ جنہوں نے کمال غور اور فکر کے بعد نہایت ہی بیدار مغزی اور دقیقہ رسی سے ٹیکس معاف کر دیا بلکہ یہ بھی لکھا۔ کہ ہم مرزا صاحب کی نیک نیتی میں شبہ کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔ ہم گورداسپور کے ضلع کو مبارک باد دیتے ہیں۔ کہ وہاں کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نہایت ہی بیدار مغز اور نصفت شعار ہے۔ دنی الطبع مخالف نے جس طرح پر اس مقدمہ میں کوشش کی اور زور لگایا۔ اس کا حال خود ہی طشت ازبام ہو جاوے گا۔ یا کر دیا جاوے گا۔ ٹیکس معاف ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور ون کے بھی ٹیکس معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر یہاں معاملہ ہی اور تھا۔ اس جگہ کسی ذلیل فطرت کے انسان کی منصوبہ بازیوں میں کیسے ناکام رکھ کر اس پر ظاہر کرنا تھا کہ خدا کیونکر اپنے بندوں کا حامی ہوتا ہے۔ کسی شخص پر تین ہی قسم کے حملے ہوتے ہیں۔ جان۔ ابرو اور مال سو حضرت اقدس کے بداندیش مخالف نے تین ہی قسم کے حملے کر کے اپنی طاقت کا اندازہ کر لیا۔ پادریوں کے ساتھ مل کر اقدام قتل عمد میں ابرو اور جان پر حملہ کیا۔ مگر ذلیل ہو کر ناکام رہا۔ اور

آپ تو ڈوبے تھے برہمن
ساتھ لیا ججمان

والا معاملہ ہوا۔ اپنی ذلت سے پادریوں کو بھی حصہ دار بنایا۔ اور یہہ حملہ مال پر تھا۔ یہاں بھی وہی رو سیاہی اور کلنک کا ٹیکا نصیب ہوا۔ بالآخر ہم پھر اپنے ضلع کی رعایا کو بشارت دیتے ہیں۔ کہ اون کو عادل اور پر غور طبیعت کا افسر ضلع ملا ہے۔ خدا اس کو بہت دیر تک ہمارے سروں پر رکھے۔ آمین۔

اس مقام پر اگر ہم منشی تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ کی قابلیت اور لیاقت کا ذکر نہ کریں۔ تو ہم اپنے فرض منصبی سے قاصر رہیں گے۔ کیونکہ جہاں شورہ پشت اور ایذا رساں عمال کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ وہاں شریف النفس اور متدین حکام کی کارگذاریوں پر ریمارک کرنا بھی دلچسپ ہے۔ ہم نے اپنے پہلے کسی اشو میں ذکر کیا تھا۔ کہ منشی تاج الدین باغبانپورہ کے مشہور و معروف میاں خاندان کے ایک رکن ہیں۔ اور اپنے عام اخلاق کی وجہ سے ہندو مسلمانوں میں ہر دلعزیز ہیں اور ساتھ ہی یہہ وعدہ کیا تھا۔ کہ مقدمہ کی تہ تک پہونچنے اور اُن کی قوت فیصلہ پر بعد تجربہ ریمارک کریں گے۔ اس لئے اب ہم بعد تجربہ بلا کسی قسم کی بے جا طرفداری یا خوشامد کے سچے دل سے ظاہر کرتے ہیں کہ بٹالہ تحصیل کی خوش قسمتی ہے۔ کہ منشی تاج الدین صاحب اُس کے تحصیلدار ہیں۔ مقدمہ کی تہ تک پہونچنا اور پھر امور منقحہ پر غور کرنا اور سلامت روی سے فیصلہ لکھنا۔ یہہ منشی صاحب کے ذاتی جوہر معلوم ہوتے ہیں۔ پاس داری یا لحاظ عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر اُن کے پاس نہیں آسکتا۔ اور یہی باتیں ہیں۔ جو ہر ایک لائق مجسٹریٹ میں ہونی چاہئیں۔ ہماری آرزو ہے۔ کہ ہم اُن کو بٹالہ ہی میں مستقل اور پھر اسی ضلع میں عہدہ جلیلہ پر ممتاز دیکھیں۔

توسیع اشاعت الحکم

ہم اپنے بعض احباب کی قدر افزائی کا شکریہ لکھ چکے تھے۔ کہ ۱۴ اکتوبر کی ڈاک نے دو اور قدیم مہربانوں کی تازہ امداد کے ذکر کرنے کا موقع دیا۔

شملہ سے برادرم خدا بخش کمپاؤنڈر چار پرچہ الحکم کے خرید کرتے ہیں۔ اور ایسا ہی سب سے اول معاون الحکم برادرم نبی بخش چار پرچے خرید فرماتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ہم لیامے ہیں آج کل ولمبر + نہ ہے لونی لاولد مسطر ا ں ہے س میں ہر سرے سپرٹ س دریم سے پڑھ لو

اظہار بشارت

ناظرین ذی وقار ہزار اشتہار و اسناد بیشمار سے حقہ اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ نصیب ہیں نہ ذاکر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیر خواہی عام اور راست بازی سے کام ہے سو مہمان بن کر آئیں۔ شرطیہ دوا آزمائیں۔ جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بتائیں۔

شفا خانہ یونانی

شیخ نظام الدین حکیم

امرت سر

معیار صداقت

بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے۔ اور شرطیہ میں اقرار نامہ اسٹامپ لکھوایا جاتا ہے۔ جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے وہ مچلکہ لکھوائے اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ و جرمانہ لو صحت کے طالبو! اولاد کے آرزو مندو یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فضل خدا دار کی منادی ہے۔ عام مبارک بادی ہے۔

اس خادم الاحباب کو ۸۰ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ و حیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہ ہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر سہ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں ہے۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے۔ کہ ادویہ تو وہی ہوں گی۔ مگر نمبر اوّل کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دو چندسے دوائیں لے جائیں۔ اور دلی مراد پائیں۔ (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لے جائے (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دے کر اقرارنامہ آمد دو ماہ لکھ دے۔ بہ شرط پیدائش نرینہ بہ میعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بہ ذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے بہ رضا مندی طرفین امانت رکھ دیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لیں (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو۔ تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ جرمانہ حسب قرارداد قبول۔ بفضل خداداد کی منادی ہر طرح کرا دی۔ شرطیہ اقرار نامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کر لو مراد پانے پر دینا کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں سہ برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں + گم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور جن کی دلی مراد بر آئی ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد یہ ذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پرہیز ٹکٹ ملفقہ ڈبیہ سے واضح ہو گا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنےٰ ہیں۔

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جس کے اولاد نہ ہو	عہ	۱۰	قولنج دوری	صہ	۱۹	لقوہ	عٰا	۲۸	نل اترنا	صہ
۲	جس کی اولاد چھوٹی مرجائے	صہ	۱۱	سوزاک	صہ	۲۰	بھگندر	عٰا	۲۹	طول و عرض و عمق کو زائد	صہ
۳	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ	صہ	۱۲	سرعت	عٰا	۲۱	ناسور	عٰا	۳۰	خضاب سالانہ	عٰا
۴	جس کا حمل ۳-۴ ماہ گر جائے	صہ	۱۳	جریان	عٰا	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صہ	۳۱	نزلہ و زکام	عٰا
۵	کمزوری	عہ	۱۴	غلط کاری	صہ	۲۳	ادھرنگ	عہ	۳۲	تسہیل ولادت	عٰا
۶	مرگی	صہ	۱۵	گنٹھیا	عٰا	۲۴	ضیق النفس	عہ	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب	عٰا
۷	تپ دق	عہ	۱۶	سفیدی آنکھ	صہ	۲۵	پیچش	صہ	۳۴	تیجا چوتھیا روزانہ	عہ
۸	ضعف باہ	صہ	۱۷	ضعف بصر	عٰا	۲۶	آتشک	؁	۳۵	ضعف ہضم	عہ
۹	ضعف جگر	عٰا	۱۸	سل	عٰا	۲۷	آتشک گل بدن	عہ	۳۶	سرسام	عٰا

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرت سر چوک ڈیوڑھی کرموں

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل شبکوری۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اسی لئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھاسکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ عا۔ ممیرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ مبلغ عہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ۔ مصری سُرمہ فی تولہ سہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ممیرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی جانا دھند۔ سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنا کہتے ہیں۔ جلن کمزوری نظر۔ ناخونہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سُرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم مسانگلے صاحب بہادر۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں۔ کہ سردار سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات اُتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑتے تھے۔ آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دُکھی ہوئی تھیں۔ انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا۔ کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں۔ صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اُس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ جناب میا سنگھ صاحب تسلیم۔ شاید آنجناب کو یاد ہو گا۔ کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سُرمہ منگوایا تھا جس نے جادو کا اثر دکھایا یعنی ایک دوکاندار مسمی دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا۔ اور بسبب پکی ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی۔ لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا۔ اور مریض دعاگو ہے بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو آپنے ایسی نادر دوا کو اسقدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام ہے۔ انداً بندہ بخدمت ہر خاص و عام بالتعلق تاکید کرتا ہے۔ کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو۔ اس اکسیر بلا حیات چشم (سُرمہ ممیرہ) کے استعمال کرنیکا موقعہ ہرگز ہاتھ سے ندا لہٰذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیرہ کا سُرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل فرماویں۔ راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گڈھ ڈسپنسری شملہ

۴۔ جناب من۔ میری آنکھ میں ایک مرض ہے جسکا علاج حکماء اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری و کیلیب صاحب وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ کے سُرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے۔ اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیں۔

دستخط سردار صالح محمد خاں دُرانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خاں صاحب مرحوم والی ملک ترکستان ۔ ۶۔ مارچ ۱۸۹۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سُرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے۔ اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ جو لاہور کے الائنس بینک مارچ ۹۵ء کو جمع کیا گیا۔

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و پروپرائیٹر کیلئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپ کر شائع کیا گیا